حکومت نے شائع کر دی تو ان شاء اللہ ہمیں اپنی دیانت پر اتنا اعتماد ہے کہ آپ کو سوائے اجمال و تفصیل کے اور کوئی فرق نظر نہ آئے گا" (ص ۷-۸)۔

ہمارا خیال ہے کہ مولانا نے "عذر گناہ" کے طور پر جو کہا ہے اس کی ضرورت نہ تھی۔ درحقیقت تو یہ ساری داستان قومی اسمبلی کا اصل ریکارڈ ہی ہے (انگریزی حصوں کا ترجمہ کیا گیا ہے' یا ممکن ہے' کسی جگہ معمولی سی ترمیم کی گئی ہو) جسے بیوروکریسی خفیہ رکھنا چاہتی تھی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ۱۹۵۳ میں تحریک ختم نبوت کی انکوائری رپورٹ (المعروف منیر رپورٹ) ایک خاص زاویے سے مرتب کی گئی تھی جس کا مقصد دینی طبقے کا مذاق اڑانا اور ختم نبوت کے مسئلے کو نوکر شاہانہ شعبدہ بازی کی بھینٹ چڑھانا تھا' اس لیے حکومت نے اس رپورٹ کا فی الفور انگریزی اور اردو (غالباً بنگلہ میں بھی) ترجمہ کر کے پورے پاکستان میں پھیلا دیا۔ بعد ازاں جب بھی قومی نوعیت کا معاملہ درپیش آیا تو اسے "خفیہ" کہہ کر دبا دیا گیا۔ یہ حمود الرحمن کمیشن رپورٹ ہو' جسٹس صمدانی کمیشن رپورٹ ہو یا قومی اسمبلی کی ختم نبوت رپورٹ' سبھی کو سرخ فیتے کی نذر کر دیا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ۱۹۷۴ میں قومی اسمبلی کی جس رپورٹ میں قادیانی نبوت کی دھجیاں بکھر گئیں' اسے دبایا ہی اس لیے گیا ہے کہ یہ رپورٹ "آفتاب آمد دلیل آفتاب" کے مصداق ہر چیز کو روز روشن کی طرح عیاں کر رہی ہے۔ اگر فاضل مرتب زیر نظر رپورٹ کو برملا اور ڈنکے کی چوٹ شائع کر دیتے تو بہت بہتر تھا۔ اس طرح شاید کچھ جواب دہی کرنی پڑ جاتی لیکن اس سے ایک طے شدہ دینی اور آئینی مسئلے کو خواہ مخواہ سرد خانے کا شکار کرنے والوں کو بھی سبق ملتا۔ بہرحال یہ کتاب ایک بہت بڑی سچائی کا دستاویزی مظہر ہے۔ آئندہ ایڈیشن میں صحیح صورت واضح کر دی جائے تو بہتر ہو گا۔ حکومت کو بھی چاہیے کہ وہ خود اس روداد کو من و عن شائع کر دے۔ (سلیم منصور خالد)

جریدۃ الاتحاد سہ ماہی مدیر عبدالجبار عابد' ناشر: جمعیت اتحاد العلماء پاکستان منصورہ ملتان روڈ' لاہور۔ صفحات: ۱۳۵' قیمت: ۱۵/ روپے۔

جمعیت اتحاد العلما کے سہ ماہی رسالے کا یہ پہلا شمارہ ہے جس نے اپنے مضامین کی نوعیت کے لحاظ سے ملت اسلامیہ اور پاکستان کے لیے اتحاد جیسے اہم وقت کے موضوع پر ایک خصوصی شمارہ کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ لکھنے والوں میں مولانا مفتی سیاح الدین کاکاخیل' مولانا گلزار احمد مظاہری' مولانا گوہر رحمن اور مولانا عبدالمالک جیسے معزز اور محترم نام شامل ہیں۔ علما معاشرے کا ایک نہایت اہم حصہ ہیں جو عوام کی زندگی پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ ان کے بارے میں جدید تعلیم یافتہ طبقے میں تعصب